صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 15۔اکتوبر 2015ء

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 15۔اکتوبر 2015ء ....ہجری 15۔اخاء 1394ھش جلد 65-100 نمبر 234

اے ساربان

اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پر ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مُہار

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سَر گر تُو نہ آیا بن کے یار

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2 نومبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت محمد شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے پہلے واقعات میں (اس سے پہلے یہ اپنے کوئی واقعات لکھ چکے ہیں، جہاں سے یہ حوالہ لیا گیا۔ اُس سے آگے چلتا ہے) یہ لکھا تھا کہ سیّد کو دوسرے کی بیعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ سیّد تھے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں یہی سمجھتا تھا کہ سیّد کو دوسرے کی بیعت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک روایت پہلے بیان ہو چکی ہے۔ کہتے ہیں اور اسی لئے مَیں نے باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود کو حق پر سمجھتا تھا، بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کہتے ہیں، کچھ مدت تک مَیں اسی خیال میں پختہ رہا لیکن جب بھی کسی مجلس میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر ہوتا، اگر توصیفی رنگ میں ہوتا تو دلچسپی سے سنتا اور جس مجلس میں مخالفت ہوتی اس مجلس میں بیٹھنا ناگوار گزرتا۔ اس مجلس میں نہ بیٹھتا، اُٹھ کر چلا جاتا۔ آخر ایک روز کسی کے منہ سے بے پیر اور بے مرشد کا سن کر جو کسی اور سے کہہ رہا تھا، خیال آیا کہ بے پیر اور بے مُرشد تو ایک گالی ہے اور میں خود بے پیر اور بے مرشد ہوں۔ کیا سیّد مستثنیٰ ہیں؟ خود ہی بعض گدی نشینوں کا خیال آ کر کہ بعض بڑے بزرگ گزرے ہیں اور وہ سیّد تھے۔ انہوں نے بھی بعض غیر سیّد بزرگوں کی بیعت کر کے فیض حاصل کیا۔ تو مَیں بھی اپنی جگہ فکرمند رہنے لگا۔ لیکن کم عقلی اور جہالت کی وجہ سے کسی سے دریافت نہ کیا۔ لیکن ایک مقصد دل میں رکھ کر بعض اچھے آدمیوں سے اپنے مقصد کے پورا ہو جانے کے واسطے کوئی وِرد پوچھنے اور کرنے شروع کر دیئے۔ یعنی دعائیں کرنی شروع کر دیں اور مقصد یہی تھا کہ مُرشد کامل اور سیّد مل جاوے (یعنی ایسا پیر ملے جو سیّد ہو) چنانچہ کافی عرصے تک چلّوں اور وِردوں کی دھن لگی رہی اور کرتا رہا۔ قبرستانوں میں، دریاؤں میں، کنوؤں پر اور پہاڑوں پر، بزرگوں کے مزاروں پر، غرضیکہ رات خفیہ جگہوں پر جا جا کر چالیس چالیس دن چلّے کئے کچھ نہ بنا۔ آخر ایک روز مایوس ہو کر لیٹ گیا اور سو گیا۔ نیند میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ اُس نے تسلی دی کہ بیٹا تمہیں جو مُرشد ملے گا وہ سب کا مرشد ہوگا۔ اس کے ہوتے ہوئے سب پیر و مُرشد مات ہو جائیں گے۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل کو تسلی ہوگئی اور یقین ہوگیا کہ مُرشدِ کامل انشاء اللہ مل جائے گا۔ آخر 1905ء میں ایک رات مَیں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جو کہ بالکل صاف اور پاکیزہ کیا گیا ہے، جیسے ایک بہت بڑا جلسہ گاہ ہو۔ نہایت صاف اور اس میں ایک سٹیج اونچی اور بادشاہوں کے لائق جس کی تعریف میرے جیسے کم علم سے نہیں ہوسکتی، تیار ہے۔ مجھ کو یہ شخص کہہ رہا ہے کہ یہاں آجکل......کا اجتماع ہے اور...... آج اپنے پیارے بیٹے کو تخت پر بٹھانے آئیں گے۔ تو مَیں خوشی میں اچھلتا ہوں اور نہایت تیزی سے دوڑتا ہوا اس میدان میں سٹیج کے عین قریب سب سے پہلے ہانپتا ہوا اور سانس پھولا ہوا پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ میدان کھچا کھچ پاک لوگوں، نورانی شکلوں سے بھر گیا کہ معاً سب کی نظریں اوپر کی طرف کو دیکھنے لگیں۔ مَیں نے بھی اوپر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہوائی جہازوں کی طرح جھولے نہایت نفیس بنے ہوئے ہیں اور ان میں کسی میں فقط ایک مرد، کسی میں ایک مرد اور ایک عورت یا دو عورتیں اور کسی میں فقط عورتیں یا فقط مرد آسمان سے نہایت آرام سے آجاتے ہیں۔......اس وقت مجھے سیّد کی حقیقت معلوم ہوئی اور حضرت صاحب کو دیکھا کہ وہی لدھیانہ کے سٹیشن والے ہی مرزا صاحب تھے۔ کہتے ہیں جب یہ پتہ لگ گیا کہ سیّد کا اصل مقام کیا ہے تو اگلے دن صبح اُٹھتے ہی بیعت کا خط لکھ دیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) جلد 6 صفحہ 17 تا 20)

(الفضل یکم جنوری 2013ء)

نمازوں کو التزام سے پڑھو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں، اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔‘‘

(ڈائری حضرت مسیح موعود 2 مئی 1898ء)

حضور انور کا دورہ ہالینڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ ہالینڈ کی ڈاکومنٹری پروگرام کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں ایم ٹی اے پر نشر کی جائے گی۔

17۔اکتوبر 2015ء کو دوپہر 12:15 بجے اور رات 11:25 بجے۔

18۔اکتوبر کو صبح 6:50 بجے

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس احمد باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرم ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

مورخہ 18۔اکتوبر 2015ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ دونوں ڈاکٹرز سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا لجنہ سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ

22۔ اگست 2015ء سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

س: آج کل عورت کی اہمیت حکومتی نظاموں کی مجبوری کی وجہ سے ہے نہ کہ اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے۔ وضاحت کریں؟

ج: فرمایا! آج کل فی زمانہ کسی بھی معاشرے میں ملک میں عورتوں کی عددی تعداد کے لحاظ سے بڑی اہمیت ہے یعنی اس جمہوری دور میں اگر کوئی اہمیت ہے تو اس لئے کہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہے۔ سیاست دان وعدے کرتے ہیں کہ ہم عورتوں کے یہ حقوق قائم کریں گے اور وہ حقوق قائم کریں گے پھر عورت نے پڑھ لکھ کر اور معاشرے میں اپنے حقوق کی آواز اٹھا کر اپنے طرفدار پیدا کر کے جن میں ان کے حقوق کی تنظیمیں بھی شامل ہیں اپنا مقام حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن پھر بھی ان سے امتیازی سلوک ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہوتا ہے اس ترقی یافتہ معاشرے میں سوائے کسی پیشہ وارانہ مہارت کے میدان کے عورت کو عام ملازمت کی صورت میں مردوں سے کم معاوضہ ملتا ہے چاہے وہ کسی بہانے سے کم مل رہا ہو۔ گھروں میں خاوندوں کی سختیوں اور مار پیٹ کا بھی یہاں کی عورت نشانہ بن رہی ہے کہنے کو تو یہاں محبت کی شادیاں ہوتی ہیں پسند کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن کچھ عرصے بعد ہی اختلافات اور مردوں کی سختی اور مار دھاڑ کی وجہ سے 60 سے 65 فیصد تک رشتے ٹوٹ جاتے ہیں ختم ہو جاتے ہیں یا شادیاں ٹوٹ رہی ہوتی ہیں پس عورت کی اہمیت آجکل کے حکومتی نظاموں میں مجبوری کی وجہ سے تو ہے لیکن اس کی حقیقی قدر کی وجہ سے نہیں۔

س: عورتیں گھروں میں رہ کر مردوں کی قربانیوں میں کس طرح ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟

ج: فرمایا! ایک موقع پر آنحضرت ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے جب ایک عورت صرف اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی محبت میں سرشار اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی سوچ رکھتے ہوئے حاضر ہو کر بے دھڑک ہو کر سوال کرتے ہوئے کہتی ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف برابر کا رسول بنا کر بھیجا ہے لیکن مردوں کو تو بے شمار ایسے مواقع ملتے ہیں جب ان کو بظاہر عورتوں پر فضیلت لگ رہی ہوتی ہے۔ بعض جگہوں پر بعض کام کر کے آگے نکل رہے ہوتے ہیں جہاں وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں مثلاً وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں مردوں پر فرض ہے عورتوں پر فرض نہیں جمعہ اور دوسرے اجتماعات میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں یہ بھی مردوں کے لئے فرض ہو جاتا ہے نماز جنازہ پڑھتے ہیں حج کے بعد حج کرتے چلے جاتے ہیں عورتیں بھی حج کرتی ہیں لیکن مردوں کی تعداد حج کرنے کی زیادہ ہوتی ہے ان کو زیادہ مواقع ملتے ہیں سفر کی سہولتوں کی وجہ سے بھی یا دوسری وجوہات کی وجہ سے اور سب سے بڑھ کر عورت نے سوال کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج عمرے یا جہاد کے لئے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کے اموال اور آپ کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں ان کے کپڑے بنتی ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتی ہیں پس کیا ہمارا یہ گھروں کی حفاظت کرنا بچوں کی تربیت کرنا ہمیں ان نیکیوں کے کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں جتنے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ آپ ﷺ سوال کرنے والی خاتون حضرت اسماء کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے عورت اچھی طرح سمجھ لے کہ خاوند کے گھر کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی اور اولاد کی تربیت کرنے والی عورت کو وہی ثواب ملے گا جو اس کے خاوند کو دوسری نیکیاں بجالانے اور جہاد کرنے سے ملتا ہے۔

س: حضرت عبداللہ بن عمرؓ گھر میں عورتوں سے سخت انداز میں بات کرنے سے کیوں ڈرتے تھے؟

ج: فرمایا! حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ عورت کی حقیقی اہمیت اور عزت کا جو مقام آنحضرت ﷺ نے عورت کو دیا اس کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہو گیا تھا کہ ہم اپنے گھروں میں اپنی عورتوں سے بے تکلفی سے گفتگو کرنے سے ڈرنے لگ گئے تھے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو عورتوں کو بری لگے اور ہماری شکایت ہو جائے بے تکلفی کے دوران کوئی سخت بات کہہ کر کہیں ہم آنحضرت ﷺ کے سامنے مجرم بن کر پیش نہ ہو جائیں۔

س: فرانس میں ایک خاوند کا اپنی بیوی سے انتہائی بے ہودہ سلوک کرنے کا کون سا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اس یورپین معاشرے میں بھی ان مقامی لوگوں میں بھی مار دھاڑ ہوتی ہے یہ صرف ایشین کا ہی شیوہ نہیں ہے عورتوں کی ایک بہت بڑی تعداد جس طرح غیر ترقی یافتہ ممالک میں گھر بچانے کے لئے ظلم سہتی ہے یہاں بھی سہتی ہے مجھے یاد ہے غالباً فرانس میں ایک دفعہ ایک ہوٹل میں ہم ٹھہرے ہوئے تو ہمیں ڈیوٹی والے خدام نے ہمارے لئے لفٹ کا دروازہ کھلا رکھنے کے لئے بیچ میں کھڑے ہو کر انتظار کرنا شروع کیا یہ ایک آدھ منٹ کا معاملہ ہو گا زیادہ دیر تو نہیں کھڑا ہوا جا سکتا اتنے میں ایک فیملی دو بچے اور میاں بیوی لفٹ میں داخل ہونے لگے تو خادم نے روکنے کی کوشش کی اس عرصہ میں ہم بھی وہاں پہنچ گئے میں نے اس خادم کو کہا کہ انہیں جانے دو لفٹ میں یہ پہلے پہنچے ہیں ان کا حق ہے اور میں نے خاتون کو اشارہ کیا کہ آپ لوگ چلے جائیں لیکن وہ زیادہ بااخلاق تھیں وہ رک گئیں اور خاوند کو بھی اشارہ کیا کہ ہم رک جاتے ہیں ان کو پہلے جانے دو اس پر اس کے خاوند نے اس ظالمانہ طریق پر اس کو جھڑکا ہے اور کافی دیر تک برا بھلا کہتا رہا کہ اس بیچاری کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن بولی نہیں یہ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ کسی یورپین ملک کا شخص ہے بالکل کسی جاہل طبقے کا شخص لگتا تھا اور اس عورت کا جو صبر اور شرمندگی تھی وہ دیکھنے والی تھی اور جو اس کی برداشت تھی وہ بھی قابل قدر تھی۔

س: حضرت مسیح موعود نے عورتوں کے حقوق کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی اہمیت جو بیویوں کے تمہارے ذمہ ہیں اور جو حقوق ان کے تمہارے ذمہ ہیں، ان کا پتہ ہو اور ان کی ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جو گناہ تمہیں ہونا ہے اس کا پتہ ہو تو شاید تم ایک شادی بھی نہ کرو کجا یہ کہ دو یا تین یا چار شادیوں کی باتیں کرو بے شک چار تک شادیاں کرنے کی اجازت ہے لیکن شرائط اتنی سخت ہیں اور ان کو پورا نہ کرنے کا گناہ مرد کے لئے اتنا ہے کہ وہ شاید ایک شادی سے بھی بچے۔

س: آنحضرت ﷺ نے عورت کی حیثیت اور مقام کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی عورت کو بلندی پر پہنچاتا ہے۔ جب ایک شخص نے عرض کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے جب چوتھی دفعہ پوچھا تو آپ نے فرمایا تیرا باپ اور پھر اس طرح قربت کے لحاظ سے باقی رشتہ دار تو یہ اس لئے کہ عورت اپنے بچے کی تربیت میں سب سے زیادہ کردار ادا کرتی ہے اس کی پیدائش پر اور پالنے میں تکلیف اٹھاتی ہے۔ پھر اس کی اچھی تربیت کر کے اسے معاشرے کا ایک اچھا انسان بنانے کی کوشش کرتی ہے ماں بچوں کی جنت کی یونہی تو دین نے ضامن نہیں بنا دی۔ ماں کی تربیت اسے نیکیوں پر چلانا اسے ملک و قوم کا بہترین فرد بنانا، اسے عابد بنانا، اسے دین سکھانا، اسے جان مال وقت کو قربان کرنے کی اہمیت کا احساس دلانے والا بنانا اور پھر اس کے لئے ہمہ وقت تیار کرنا اور اس کا تیار رہنا یہ چیزیں ہیں جو اس بچے کو جنت میں لے جاتی ہیں۔

س: ایک صحابی کے سوال کہ دین حق میں عورت کی کیا حیثیت ہے۔ اس کا حضور انور نے کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا! مجھ سے ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ دین حق میں ایک عورت کی کیا حیثیت ہے لمبی بات تو نہیں ہو سکتی تھی میں نے اس سے کہا کہ وہ بچے کو جنت میں لے جانے کا ذریعہ ہے ایک تو بہترین تربیت کر کے اس معاشرے کا بہترین فرد بنا کر جس سے دو جنتیں حاصل ہوتی ہیں اس دنیا کی بھی اور مرنے کے بعد کی بھی پھر ماں سے کی خاطر قربانی کی وجہ سے جو حسن سلوک کا حکم ہے اگر بڑا ہو کر بچہ وہ حسن سلوک ماں سے نہیں کرتا تو ایسے بچے کی جنت میں جانے کی ضمانت نہیں اور پھر ایسی تربیت کرنے والی ماں جو بچے کا خیال رکھنے والی ہو اس کی تربیت کرنے والی ہو اس کو یہ احساس دلانے والی ہو اور ایسی خدمت کرنے والی ہو جو کبھی احسان نہ جتائے ایسی ماں پھر خود بھی جنت میں جاتی ہے ماؤں کی خدمت بچے کے لئے کسی انعام یا احسان کے لئے نہیں ہوتی بلکہ ایک قدرتی جذبہ ہے جس کے تحت وہ خدمت کر رہی ہوتی ہے اور یہی چیز پھر ماؤں کو جنت میں لے جانے کا بھی باعث بنتی ہے اب بتائیں کہ عورت کو اسلام میں کوئی اہمیت اور حیثیت ہے کہ نہیں وہ کہنے لگی کہ میں سمجھ گئی۔

س: عورت کا صرف دنیا کمانے میں مگن رہنے سے اولاد کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

ج: فرمایا! مائیں اس اہم نکتہ کو سمجھیں اس معاشرے میں رہتے ہوئے دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے پیسے کمانے کے لئے صبح سے شام تک گھر سے باہر رہ کر کام کر کے اور شام کو تھک ہار کے گھر آ کر پھر بچوں پر توجہ نہ دے کر انہیں ہلاکت میں نہ ڈالیں بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کی طرف بھر پور توجہ دیں اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو تو اس کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ اپنی ظاہری دنیاوی خواہشات اور جذبات کے لئے اپنی اولاد پر عدم توجہ کر کے ان کو ہلاک نہ کرو عدم توجہ کے نتیجہ میں بچے بری صحبت میں چلے جاتے ہیں نشہ اور دوسری برائیوں کا شکار ہو جاتے ہیں پس میاں بیوی کو آپس کی رنجشوں کو بچوں کی پیدائش کے بعد بچوں کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ختم کرنا چاہیے ورنہ بچوں کے بگڑنے کا بہت زیادہ امکان ہے۔

س: حضور انور نے یہ اعتراض کہ دین حق لڑکیوں کو اپنا رشتہ طے کرنے کی آزادی نہیں دیتا کا کیا جواب بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! دین حق لڑکیوں کو اپنا رشتہ طے کرنے کی آزادی نہیں دیتا اگر حقیقت کو جاننے کی کوشش کریں تو یہ دین حق کی تعلیم کا معاملہ نہیں بلکہ ملکوں، قبائل اور برادریوں کی روایات کا معاملہ ہے برصغیر پاکستان اور ہندوستان میں قطع نظر اس کے کہ کوئی مسلمان ہے ہندو ہے یا سکھ ہے جو مسئلہ ہمیں نظر آتا ہے اور پھر مذہب کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ برادریوں کے لحاظ سے بھی، ذات پات کے لحاظ

باقی صفحہ 8 پر

بچیوں کو بچپن سے احساس دلاؤ کہ تم احمدی بچی ہو، تمہارا دنیا دار بچیوں سے ایک فرق ہونا چاہئے

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل آپ نے کرنا ہے اس کو یہ سوچ کر کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے جو زندہ خدا ہے، جس کی ہر وقت ہم پر نظر ہے، جو ہمارے دلوں کی پاتال تک کو جانتا ہے۔ یہ سوچ اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو نیکیاں کرنے کی توفیق بڑھتی چلی جائے گی

آپ نے ہی اس زمانے میں دنیا کی تربیت کرنی ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔ پس ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کریں اور اپنے معاشرے کو بھی محفوظ کریں۔ لوگوں کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں

ہم جب نئی صدی میں خلافت کے ساتھ عہد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں تو پھر نئے عہد کو نبھانے کے لئے ایک نئے عزم کی بھی ضرورت ہے۔ جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے

جب تک خلافت کی اکائی کے ساتھ آپ جڑی رہیں گی دنیا کی کوئی مصیبت اور آفت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی

2 نومبر 2008ء کو لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمدللہ! اس وقت آپ کا یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی رپورٹ میں انہوں نے بتایا، اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی نسبت تقریباً ساٹھ ستر فی صد حاضری زیادہ ہے۔ اس چیز سے پتہ لگتا ہے کہ لجنہ یوکے میں ایک بیداری پیدا ہو رہی ہے لیکن ابھی بھی بعض کمزور طبیعتوں کو تھوڑا سا جھنجھوڑنے کی اور ہلانے کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ بڑی ناصرات بھی اور لجنہ بھی اجتماعات میں تو آ جاتی ہیں، کلاسوں میں بھی آ جاتی ہیں لیکن اس کی روح نہیں سمجھنے والی ہوتیں کہ آنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا اس لئے جمع ہو جاتے ہیں کہ صدر لجنہ نے کہہ دیا اور لجنہ کی جو انتظامیہ ہے وہ پیچھے پڑ گئی اور گھیر گھار کر، جمع کر کے لے آئی تاکہ اظہار ہو جائے کہ ہماری لجنہ کی، ہماری مجلس کی اتنی نمائندگی ہوئی ہے۔ تو یہ مقصد نہیں ہے۔ کیا اس لئے بعض یہاں پہ جمع ہوتے ہیں کہ دنیاوی ترقی کی باتیں کریں تو یہ بھی ہمارا مقصد نہیں ہے۔ یا یہ کوئی ایسی سوشل gathering ہے جہاں مختلف topics پر باتیں ہوتی رہیں اور ایک get together ہو جائے، یہ بھی مقصد نہیں ہے۔

اس مقصد کو سمجھنے کے لئے لجنہ کو لجنہ اماء اللہ کا مطلب پتہ ہونا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کی یا باندیوں کی جماعت اور آپ جب عہد کرتی ہیں تو اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو عہد کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والی عورتوں کی جماعت ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والی، اللہ تعالیٰ کی مددگار بننے والوں کی بچیاں ہیں اور مددگار بننے والی بچیاں ہیں۔ پس یہ روح ہر ایک کو سمجھنی چاہئے۔ اگر اس روح کو سمجھ جائیں گی تو یہاں آنے کے مقصد کو، اجتماع میں شامل ہونے کے مقصد کو، جلسوں میں شامل ہونے کے مقصد کو آپ صحیح طور پر ادا کرنے والی ہوں گی، پورا کرنے والی ہوں گی۔

باندی جسے لونڈی کہا جاتا ہے کیا ہوتی ہے۔ مرد کو غلام کہتے ہیں۔ عورت کو باندی یا لونڈی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اپنے مالک کے ساتھ ایک Bond ہے۔ جو اس کو کہا جائے گا، اس نے اس کو پورا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جو واضح احکامات ہیں ان سے کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔ تبھی آپ صحیح لجنہ اماء اللہ کہلائیں گی۔ ایک تو ہر مومن کے لئے قرآن کریم میں احکامات ہیں جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور حضرت مسیح موعود نے پانچ سو کی تعداد بھی لکھی ہے، مختلف حوالوں سے چھ سو بھی، سات سو بھی لکھا ہے۔ اور فرمایا کہ میری جماعت وہ ہے جن کو ان تمام حکموں پر عمل کرنا چاہئے۔ تبھی میری جماعت کہلانے کے حق دار کہلاؤ گے اور پھر یہ کہ جو لجنہ ہے، جو یہ عہد کرتی ہے جس سے یہ امید کی جاتی ہے اور پھر ناصرات جو ہیں، ہوش والی ناصرات، ان سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ ان حکموں پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ تبھی وہ حقیقی لجنہ کہلانے کی مستحق ہوں گی، تبھی وہ حقیقی ناصرات کہلانے کی مستحق ہوں گی۔ اس لئے جو لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر ہے اور جو ناصرات الاحمدیہ کی ہر ممبر ہے، جن کو ہوش کی عمر آ چکی ہے، بارہ تیرہ سال سے اوپر کی، ان کو ہمیشہ ان احکامات کو تلاش کر کے ان پر غور کرنے کی اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

ایک احمدی جب اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے، عہد دہراتا ہے۔ اس میں آپ کا بھی عہد ہے کہ میں ان احکامات پر عمل کروں گا یا لجنہ دہراتی ہے کہ میں ان احکامات پر عمل کروں گی۔ تو غور کیا کریں کہ ان احکامات پر عمل کرنے کی حقیقی کوشش بھی ہو رہی ہے یا نہیں۔ جب عمل ہوگا تبھی وہ معیار بھی حاصل ہوں گے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب حقیقی مومن بن جاؤ گے، عمل کرنے والے بن جاؤ گے تو فرماتا ہے کہ تم ایسی (-) میں شامل ہو جاؤ گے جو (-) ہوگی۔

فرمایا: كُنْتُمْ...... (آل عمران: 111) کہ تم وہ امّت بن جاؤ گی جو سب سے بہترین امّت ہے جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے یعنی لوگوں کے فائدے کے لئے نکالی گئی ہے۔ تمہیں لوگوں کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ جو مرد ہیں، (-) مرد لوگوں کے فائدے کے لئے بنائے گئے ہیں بلکہ مومن کا استعمال جب کیا ہے تو اس میں مرد بھی شامل ہیں، عورتیں بھی شامل ہیں، نوجوان لڑکیاں بھی شامل ہیں، نوجوان لڑکے بھی شامل ہیں اور وہ بچیاں بھی شامل ہیں جو آئندہ جوانی میں قدم رکھنے والی ہیں اور پھر آگے بڑھ کر لجنات میں شامل ہونے والی ہیں۔ تو اپنے آپ کو (-) بنانے کی کوشش کریں۔ اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں جو آپ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم (-) ہو۔ تمہارے (-) ہونے کی دلیل کیا ہے؟ فرمایا کہ ...... (آل عمران: 111) کہ معروف کا حکم دیتے ہو۔ ایسی نیکیاں جن کو خدا نے کرنے کا حکم دیا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے نیکی کہا ہے ان کو بجا لانے کی کوشش کرتے ہو۔ خدا نے کیا نیکیاں بتائی ہیں۔ قرآن کریم میں بے شمار نیکیاں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر ان نیکیوں پر عمل نہ ہوا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جنہیں معروف کہا ہے تو پھر آپ (-) کہلانے کے بھی حق دار نہیں۔ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتے جو امت کا بہترین حصہ ہیں۔ بہت سے (-) ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو نہیں مانا۔ گو وہ (-) کا حصہ ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو پیشگوئی تھی، جو حکم تھا اس کا انکار کر کے، زمانے کے امام کو نہ مان کر، اپنے آپ کو اس خیر سے محروم کر لیا جو مسیح (موعود) کے ساتھ وابستہ تھی اور جب اس خیر سے محروم کر لیا تو خیر اور نیکی کا حکم بھی نہیں دے سکتے۔

پس آپ جنہوں نے یہ عہد کیا، مسیح (موعود) کے ساتھ یہ عہد باندھا، اپنے آپ کو لجنہ اماء اللہ کہلوایا، ناصرات الاحمدیہ کہلوایا، آپ پر یہ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس عہد کو، اس وعدہ کو آپ پورا کریں۔ صرف حضرت مسیح موعود کو مان لینے سے (-) میں شامل نہیں ہو جائیں گی۔ صرف مان لینے سے اور عمل نہ کرنے سے لوگوں کی بھلائیاں آپ سے منسوب نہیں ہو جائیں گی۔ بھلائی کے لئے اپنے آپ کو بھی ان اعلیٰ اخلاق کے مطابق ڈھالنا ہوگا جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے کیا کیا نیکیاں بتائی ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پہلی بات کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی اللہ کی عبادت ہے۔ اس لئے اپنی نمازوں کی حفاظت کرو۔ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرو کیونکہ اس

کے بغیر تمہاری زندگیاں بے فائدہ ہیں۔

پھر فرمایا اس کی راہ میں خرچ کرو۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہے وہ زکوٰۃ دیں۔ زیور رکھنے والی جو خواتین ہیں، لجنہ کی ممبرات ہیں ان پہ زکوٰۃ واجب ہے تو ان کو باقاعدہ زکوٰۃ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل اور احسان ہے کہ مالی قربانی کی روح کو جماعت نے خوب سمجھا ہے اور اس میں ہماری بچیاں بھی اور عورتیں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہیں۔ لیکن زکوٰۃ کی طرف میرے خیال میں توجہ نہیں ہوتی۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جہاں تک دوسری مدات میں مالی قربانی کا تعلق ہے، انہوں نے بتایا کہ مالی قربانی پچھلے سال سے بڑھ کر ہوئی ہے۔ پھر برلن (بیت الذکر) کا میں نے گزشتہ دنوں افتتاح کیا۔ وہاں بھی میں نے بتایا تھا کہ جرمنی کی لجنہ کے بعد یوکے کی لجنہ نے سب سے زیادہ برلن (بیت الذکر) کے لئے مالی قربانی دی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایک بڑی خوبصورت (بیت الذکر) بن گئی ہے اور اس کا پھل بھی اس طرح مل رہا ہے کہ بے تحاشا وہی لوگ جو مخالفین تھے، اس شہر کے ہی نہیں بلکہ دوسرے شہروں کے بھی آج کل کثرت سے آکر (بیت الذکر) دیکھ رہے ہیں۔ بلکہ بعض کا خیال تھا کہ میں وہاں موجود ہوں تو انہوں نے مجھے ملنے کے لئے بھی آنے کی خواہش کی۔ بہرحال جب پتہ لگا کہ میں واپس جا چکا ہوں تو انہیں بڑی مایوسی ہوئی۔

پھر اللہ تعالیٰ کسی قربانی کو ضائع نہیں کرتا۔ جرمنی کی جو (بیت الذکر) لجنہ کی قربانی سے بنی اس میں میرے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو پہلا پھل عطا فرمایا وہ بھی ایک جرمن عورت کی بیعت کی صورت میں عطا فرمایا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا اظہار تھا کہ تمہاری جو قربانی ہے اس کا پہلا قطرہ میں نے ایک بیعت کی صورت میں تمہیں عطا کر دیا ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ ان قطروں کی بارش ہوتی چلی جائے گی۔ پس آپ جو بھی قربانی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا۔ جب اللہ تعالیٰ اتنا پیار کا سلوک کرنے والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہماری ہلکی سی کوشش کو اس طرح بھر کے لوٹاتا ہے تو ہمیں کس قدر اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے عبادتوں کے ساتھ یہ حکم دیا ہے کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانکو۔ اپنے تقدس کو قائم رکھو۔ ہر عورت کا ایک تقدّس ہے اور احمدی عورت کا تقدّس تو بہت زیادہ ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ جو وعدے کئے ہیں، جو عہد کئے ہیں ان کو نبھاؤ۔ (دعوت الی اللہ) کا میدان ہے، اس میں آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ اور (دعوت الی اللہ) میں اچھی خوشکن رپورٹس ہیں۔ لیکن ابھی بھی بعض جگہوں پر بہت زیادہ میدان خالی ہے۔ اس طرف پوری کوشش ہونے کی ضرورت ہے۔

ابھی آپ نے ایک عہد دہرایا کہ مذہب اور قوم کی خاطر میں جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار رہوں گی۔ مذہب کیا ہے؟ احمدیت کی خاطر، حقیقی (-) کی خاطر آپ نے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہے۔ اسی طرح ملک ہے۔ ملک سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔ (-) پر بہت اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ اپنے آپ کو جس ملک میں آتے ہیں جذب نہیں کرتے۔ حالانکہ (-) کا تو بنیادی حکم ہی یہ ہے کہ ہر ملک کا رہنے والا اس یقین پر قائم ہونا چاہئے اور اس کا یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اس نے وطن سے محبت کرنی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس یہ (-) پر بڑا غلط الزام ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ اگر کسی کو حکم دیا اور احسن رنگ میں اس وطن کی محبت کا حکم دیا گیا تو (-) کو دیا گیا ہے۔ بہرحال اس کے لئے آپ نے عہد کیا کہ میں جان اور مال اور اولاد کو قربان کر دوں گی لیکن اپنے مذہب پہ آنچ نہیں آنے دوں گی، اپنے ملک پہ آنچ نہیں آنے دوں گی، تو اس عہد پر آپ نے قائم رہنا ہے۔ اپنے جائزے لینے ہیں کہ کیا یہ صرف منہ کا نعرہ ہے یا حقیقی طور پر ہم اس عہد کو پورا کرنے والیاں ہیں۔

جہاں مذہب کے لئے قربانی کا سوال آتا ہے، مال کی قربانی کا تو میں نے کہا اللہ کے فضل سے خواتین بھی بڑی قربانیاں دیتی ہیں۔ تو کیا جان پیش کر سکتی ہیں؟ کیا اولاد کی قربانی دے سکتی ہیں؟ یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ مذہب کے بہت سارے احکامات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں، اگر ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں تو پھر یہ جو دعویٰ ہے کہ جان، مال اور اولاد کو قربان کر دیں گے یہ صرف دعویٰ ہوگا، صرف ایک نعرہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنے اندر جو نیکی کی فطرت ہے، اس کو ابھاریں اور باہر نکالیں۔ اپنے دل کی جو نیکی کی رگ ہے اس کو ابھاریں تاکہ آپ نیکیوں پر قائم ہوتی چلی جائیں۔ مائیں ہیں وہ چھوٹی بچیوں کو سمجھائیں۔ ان کے لباس کا خیال رکھیں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ لباس کوئی بھی ہو چاہے آپ نے جینز پہنی ہے یا شلوار پہنی ہے یا کوئی اور لباس پہنا ہے، کوئی بھی لباس ہو لیکن لباس بچیوں کا بھی، عورتوں کا بھی، لڑکیوں کا بھی ایسا ہونا چاہئے جو ان کی زینت کو چھپاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ ان کے ننگ ظاہر نہ ہوتے ہوں۔ اگر جینز پہن کے اس کے ساتھ چھوٹی سی قمیص پہن لی تو یہ اس احساس کو ختم کر دے گی کہ ہماری کوئی عزت ہے، ہمارا کوئی تقدس ہے۔ پس اپنے احساس کو ابھاریں۔ ہر بچی میں، ہر لڑکی میں، ہر عورت میں یہ احساس ہر وقت اجاگر رہنا چاہئے کہ ہم احمدی بچیاں ہیں، ہم احمدی لڑکیاں ہیں، ہم احمدی عورتیں ہیں۔ ہمارے مقاصد بہت اعلیٰ ہیں، دنیا کے پیچھے چل کے، دنیا کی نقل کر کے ہم نے اپنی دنیا و عاقبت خراب نہیں کرنی۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول نہیں لینی۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کون دیکھ رہا ہے، کون عہدیدار دیکھ رہی ہے یا کون ہمیں کوئی دوسرا احمدی دیکھ رہا ہے جو ہماری شکایت ہونے کا امکان ہو۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو عمل آپ نے کرنا ہے اس کو یہ سوچ کر کریں کہ خدا دیکھ رہا ہے جو زندہ خدا ہے۔ جس کی ہر وقت ہم پر نظر ہے۔ جو ہمارے دلوں کی پاتال تک کو جانتا ہے۔ یہ سوچ اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے گی تو نیکیاں کرنے کی توفیق بڑھتی چلی جائے گی۔

بعض شکایتیں ایسی بھی بعضوں کی مل جاتی ہیں کہ (بیت الذکر) میں آتی ہیں تو لباس صحیح نہیں ہوتے۔ جینز پہنی ہوئی اور قمیص چھوٹی ہوتی ہے۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے اجازت دی تھی لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہئے۔ ان کو روکا گیا تو ماؤں نے عہدیداروں سے لڑنا شروع کر دیا کہ تم ہماری بچیوں کو روکنے ٹوکنے والی کون ہوتی ہو۔ ایک تو آپ (بیت الذکر) کے تقدس کو خراب کر رہی ہیں کہ وہاں وہ لباس پہن کر نہیں آ رہیں جو ان کے لئے موزوں لباس ہے۔ دوسرے ایک نظام کی لڑی میں پروئے ہونے کے باوجود اس نظام کو توڑ رہی ہیں اور عہدیداروں سے لڑ رہی ہیں۔ تو ان حرکتوں سے باز آنے کی ضرورت ہے۔

مجھے پتہ لگا کہ واقفات نو بچیاں ہیں جن کے بعض دفعہ اس قسم کے لباس ہوتے ہیں۔ ان کو جب سمجھایا گیا تو ان کی ماؤں نے عہدیداروں سے لڑائی شروع کر دی۔ تو میں بچیوں سے بھی کہتا ہوں کہ اگر آپ واقفات نو ہیں اور یہ ارادہ ہے کہ اپنے اس وقف کو قائم رکھنا ہے تو آپ کو دوسروں سے مختلف ہونے کی ضرورت ہے۔ آپ کے معیار دوسروں سے اونچے ہونے چاہئیں۔ آپ میں اور دوسری بچیوں میں، وقف نو بچی میں اور دوسری احمدی بچی میں بھی ایک فرق ہونا چاہئے، کچھ امتیاز ہونا چاہئے۔ پس اگر یہ نہیں رکھیں گی تو پھر جو جماعتی انتظامی ایکشن ہے وہ لیا جائے گا۔ پھر سوچا جائے گا کہ ایسی بچیوں کو وقف نو میں رکھنا بھی ہے کہ نہیں۔ پس یہ سوچ کہ ہم (-) ہیں، لوگوں کی بھلائی کے لئے ہمیں بنایا گیا ہے اور واقفات نو کو تو خاص طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ وہ (-) کے بھی اس گروہ میں سے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کل انسانیت میں کریم (Cream) بنا کر نکالا ہے اور جو ان سب سے بڑھ کر نیکیوں میں مزید آگے بڑھنے والا ہے اور نیکیوں کی طرف بلانے والا ہے۔ پس اس مقصد کو سمجھنے کی ہر واقف نو بچی کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کے فضل سے اب واقفات نو بچیاں جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہیں۔ بعضوں کی شادیاں ہو چکی ہیں۔ بعضوں کے بچے بھی ہو چکے ہیں۔ اگر خود کو نہیں سنبھالیں گی تو آئندہ نسلوں کی تربیت کیا کریں گی۔ اپنے عہد کو کس طرح نبھائیں گی۔ پس اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور مائیں بھی جو سمجھتی ہیں کہ ہم اپنے بچوں کی حمایت کر کے ان کی ہمدردی کر رہی ہیں یا ان کے وقار کو بچانے کی کوشش کر رہی ہیں وہ بڑی غلط سوچ رکھنے والی ہیں۔ یہ ہمدردی نہیں ہے۔ یہ ان بچوں سے دشمنی ہے۔ پس اپنی بھی اور اپنے بچوں کی بھی اصلاح کی کوشش کریں۔

ہر عقلمند انسان جو ہے وہ یہ احساس رکھتا ہے کہ اس معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اب یہ سوال نہیں رہا کہ مغرب کی برائیاں ہیں یا مشرق کی برائیاں ہیں۔ دنیا نے میڈیا کے ذریعہ سے ساری دنیا کو ایک کر دیا ہے۔ مغرب کی برائیاں مشرق میں جا چکی ہیں۔ مشرق کی برائیاں مغرب میں آ چکی ہیں۔ اور جس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ اس کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ برائیوں میں ظاہری چمک زیادہ ہوتی ہے۔ نیکیوں میں بعض دفعہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تو یہ جو دنیا کا ماحول آج کل بن چکا ہے، ہر عقلمند انسان اس سے فکر مند ہے۔

میں فرانس میں گیا۔ مجھے وہاں ایک نومبائع احمدی نے یہ سوال کیا کہ ہم اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ماحول ایسا ہے، بچیاں ہماری جوان ہو رہی ہیں تو ہم کیا کریں۔ اس کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ بچیوں کو بچپن سے اس بات کا احساس دلاؤ کہ تم احمدی بچی ہو، تمہارا دنیادار بچیوں سے ایک فرق ہونا چاہئے۔ اور جب فرق ہوگا، یہ احساس ان میں پیدا ہو جائے گا تو بجائے اس کے کہ ان پر سختی کی جائے، ان پر زبردستی کی جائے خود بخود ان کے اندر کی فطرت جو ہے وہ انہیں بتائے گی کہ کیا اچھا ہے اور کیا برا ہے۔ اس فطرت کو ابھارنے کی ضرورت ہے اور وہ ماں باپ کا کام ہے۔ اور بچیوں کے لئے خاص طور پر ماؤں کا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان جو ہے، ہر بچہ جو ہے وہ نیک فطرت لے کے پیدا ہوتا ہے، (-) ہوتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ فرمانبرداری اس کے اندر ہے۔ اطاعت کا مادہ اس کے اندر ہے، نیکی اس کے اندر ہے۔ ماں باپ ہیں جو اس کو پھر عیسائی بناتے ہیں، یہودی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں۔ یا بدیوں کی طرف لے جاتے ہیں یا نیکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں نے اپنی بچیوں کی اس نیک فطرت کو ابھارنا ہے جو ان کے اندر دبی

ہوئی ہے کہ تمہارے اندر جو نیکی ہے اس کو باہر نکالو اور اس پر عمل کرو اور اس کا اثر ماحول پر بھی ڈالو، بجائے اس کے کہ ماحول سے متاثر ہو جاؤ۔

خلافت جوبلی کے حوالے سے اس سال میں جو فنکشن ہو رہے ہیں۔ بڑے اچھے ہو رہے ہیں۔ بہت اچھے اچھے مضامین بھی لکھے۔ بچیوں نے بھی لکھے۔ مجھے بھی بھیجے۔ بعض تو بڑے اچھے کتابی شکل کے مضمون ہیں۔ مضمون کیا ایک کتاب بن چکی ہے اور ان کی ریسرچ بڑی اچھی ہے۔ خلافت کے موضوع پر بڑی تفصیل سے ہر ایک نے روشنی ڈالی ہے۔ لیکن اگر عمل نہیں ہے تو ان مضمونوں کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مضمون تو بہت سارے دوسرے لوگ بھی لکھ لیتے ہیں۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ دنیا میں ہیں جو اللہ تعالیٰ پر بھی یقین نہیں رکھتے اور بڑے اچھے مضمون لکھ لیتے ہیں۔ اگر صرف مضمون لکھنا کام ہے اور عمل نہیں کرنا تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

خلافت کے وعدہ کی جو آیت ہے جسے آیت استخلاف کہتے ہیں، اس سے پہلے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم گھروں سے باہر نکل آئیں گے۔ ہم دین کی خاطر یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے سے جو چاہئے وہ یہ ہے کہ اطاعت ہو، اطاعت در معروف ہو۔ ایسی اطاعت ہو جو معروف اطاعت ہے۔ گھروں سے نکلنا تو دور کی بات ہے۔ جان مال اور اولاد کی قربانی دینا تو دور کی بات ہے۔ پہلے بنیادی احکامات پر تو عمل کرو۔ وہ اطاعت تو کرو جس کے لئے تمہیں کہا جا رہا ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار تو بڑھاؤ۔ اپنے اخلاق تو اچھے کرو۔ اپنے اوپر دینی احکامات تو لاگو کرو۔ جو لجنہ کہلانے والی ہے وہ حقیقی طور پر لجنہ بن کر دکھائے۔ جو ناصرات کہلانے والی ہیں وہ حقیقی طور پر ناصرات بن کر دکھائیں۔ ورنہ یہ کہنا کہ ہم ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اس طرح نہیں ہے۔ اطاعت کرو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ معروف اطاعت کرو۔ پھر خلافت کے وعدے سے بھی حصہ لیتی چلی جاؤ گی۔ پھر ان دعاؤں سے بھی فیض پاتی چلی جاؤ گی جو خلافت تمہارے لئے کر رہی ہے اور جماعت کے لئے کر رہی ہے۔ پس اس چیز پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر خلیفۂ وقت سے تمہارا تعلق بھی قائم ہوگا اور بڑھے گا۔ پھر اللہ اور رسول سے بھی تعلق قائم ہوگا اور بڑھے گا۔

پس یہ وہ بنیادی چیز ہے جو ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی (-) بن جاؤ گی۔ تبھی عمل کرنے والی کہلاؤ گی۔ تبھی حقیقی احمدی کہلاؤ گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر عمل نہیں تو پھر کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ پھر دوسروں کو تم نے کیا بتانا ہے۔ دوسروں کے لئے کیا نصیحت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے حال جانتا ہے۔ اس لئے یہ خیال کرنا کہ ہم ظاہراً کہہ دیں گے اور دھوکہ دے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے دل کا حال جانتا ہے۔ اس کو پتا ہے کہ تمہارے دل میں کیا ہے۔ پس اس روح کے ساتھ اپنے آپ کو، اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر حقوق العباد ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔ اس میں ایثار ہے، قربانی ہے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ قربانیاں وہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے دیں کہ اپنی جائیدادیں تک دینے کو تیار ہو گئے تھے۔ ایک دوسرے کے لئے خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ آپ میں پیدا ہوگا تبھی جماعت ایک جماعت بن کے رہ سکتی ہے۔

پھر عاجزی ہے، انکساری ہے۔ ہر ایک آدمی کو، ہر احمدی کو اپنے اندر عاجزی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں''۔

(مجموعہ الہامات صفحہ 595 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ پاکستان)

حضرت مسیح موعود نے باوجود اس کے کہ دشمن کے ہنسی ٹھٹھا کرنے کا امکان تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک کام نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے اتنا خوش ہوا کہ الہام ہوا کہ تمہارا یہ فعل اللہ تعالیٰ کو پسند آیا اور تمہاری یہ جو عاجزانہ راہ ہے اللہ تعالیٰ کو پسند آئی۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کریں۔ اپنے اندر عاجزی کا مادہ پیدا کریں۔ قربانی صرف دین کی خاطر قربانی نہیں آپس میں ایک دوسرے کی خاطر قربانی ہے۔ تبھی پیار اور محبت کی فضا قائم ہوگی۔ تبھی ایک جماعت بن کر آپ رہ سکتی ہیں۔

پھر شکر کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شکر کی عادت ڈالو اور ایک دوسرے سے جب کوئی فائدہ پہنچے تب بھی اس کا شکریہ ادا کرو۔ اگر عہدیدار یا کوئی بھی شخص تمہیں کوئی نیکی کی بات بتا دیتا ہے تو اس کا شکریہ ادا کرو کہ ہمیں اس نے نیکیوں کی طرف توجہ دلائی، بجائے اس کے کہ اس سے لڑنا شروع کر دیا جائے۔ اگر کوئی توجہ دلاتا ہے کہ اپنی بچی کے لباس کو ٹھیک کرو۔ تو عہدیداروں کو بھی ہر ایک کو علیحدگی میں جا کر سمجھانا چاہئے۔ ہر ایک کا اپنا مزاج ہوتا ہے اور نرم الفاظ میں سمجھانا چاہئے لیکن جس کو سمجھایا جائے اس کو بجائے لڑنے کے شکرگزار ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حدیث ہے کہ اگر بندوں کا شکر ادا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرو گے (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف حدیث 4811 مکتبۃ المعارف ریاض، طبع اول)۔ اس طرح پھر انسان آہستہ آہستہ اتنا دور نکل جاتا ہے کہ پھر شکرگزاری کی عادت ختم ہو جاتی ہے۔

پھر عفو ہے۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا ہے۔ اس کے لئے اگر اپنے اندر برداشت ہوگی تو معاف کیا جائے گا۔ آدمی اسی صورت میں کسی کو معاف کرتا ہے جب کسی کا کوئی قصور ہو۔ یہاں صرف یہی نہیں کہ تمہیں کوئی سمجھائے تو تم لڑ پڑو، یہ تو بہت غلط اور بیہودہ بات ہے بلکہ اگر تمہارے سے کوئی زیادتی بھی کر دے تو تم اس کو معاف کر دو اور اگر سمجھتے ہو کہ بار بار کی زیادتی ہو رہی ہے۔ معاف کرنے سے اس کو مزید چھٹی مل رہی ہے۔ مجھے نقصان پہنچتا چلا جائے گا۔ ایسا اگر کسی احمدی کے ساتھ ہو رہا ہے تو نظام جماعت کو بتاؤ اور اگر کسی دوسرے کے ساتھ ہے تو قانون کو بتاؤ۔ **ہر شخص کا، ہر احمدی کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے معاشرے کی اصلاح کرنی ہے۔ اور اگر برداشت سے اصلاح ہو سکتی ہے تو معاف کر کے اصلاح کر دو۔ اگر سزا سے اصلاح ہو سکتی ہے تو نظام جماعت کو یا قانون کو بتا کے اصلاح کرواؤ تاکہ اصلاح ہو جائے۔** پس یہی چیز ہے جو آپس کے تعاون کو ترقی دے گی۔ یہی چیز ہے جو جماعت کو ترقی دے گی۔ اور جب آپس کا تعاون اور جماعت کی ترقی ہوگی۔ آپس میں پیار اور بھائی چارہ پیدا ہوگا تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آگ سے بچنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ تو آگ کے کنارے پر کھڑے تھے اور جہنم کی آگ میں گرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر الفت اور محبت پیدا کر کے، ایک جماعت بنا کے تمہیں آگ میں گرنے سے بچا لیا۔ اب جبکہ آپ آگ میں گرنے سے بچ گئی ہیں تو اس محبت اور پیار کو مزید بڑھائیں۔ آپس کے تعلقات کو مزید بڑھائیں۔ جماعت میں ایک یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کریں اور اس سال میں جب خلافت کے سو سال پورے ہونے پر آپ لوگوں نے عہد کیا ہے کہ ہم (دین حق) کے پیغام کو بھی پہنچائیں گے، خلافت کی حفاظت بھی کریں گے تو پہلے سے بڑھ کر یہ عہد نبھانے کی کوشش کریں۔

پھر صلہ رحمی ہے۔ آپس میں جو رشتہ دار ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک اور تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس میں ترقی کریں۔ صلہ رحمی کیا ہے؟ عورتیں اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ اپنے خاوندوں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ساسیں جو ہیں وہ اپنی بہوؤں کا خیال رکھیں۔ اپنی بہوؤں کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ ایک پیار اور محبت کی فضا پیدا کریں تاکہ جماعت کی جو ترقی کی رفتار ہے وہ پہلے سے تیز ہو۔ جو اکائی میں، جو ایک ہونے میں، جو محبت میں اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ پھوٹ میں اور لڑائیوں میں نہیں ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوسری بات کہ جو (-) ہو، جو لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہوں، وہ لوگ جو ہیں وہ ...... (آل عمران: 111) وہ دوسروں کو برائیوں سے بھی روکتے ہیں۔ اگر خود ہی برائیوں میں مبتلا ہیں، خود ہی لڑائیوں میں اور ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مبتلا ہیں۔ ایک دوسرے کی شکایتیں کرنے میں مبتلا ہیں تو دوسروں کو کس طرح برائیوں سے روکیں گے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار برائیاں گنوائی ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بدظنی نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ یہ بدظنیاں اور بدگمانیاں تو ہیں جو بہت سارے رشتوں کو توڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے بچو۔ پھر عیب نہ لگاؤ۔ ایک دوسرے پر الزام نہ لگاؤ۔ یہ جو الزام لگانا ہے یہ بھی رشتوں میں دراڑیں ڈالتا ہے۔ دوری پیدا کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا دوسروں کو استہزاء سے اور برے ناموں سے نہ پکارو۔ دوسروں کو نہ چھیڑو۔ دوسرے کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کرو جس سے اس کو چڑ آتی ہو۔ ان چیزوں سے تعلقات جو ہیں وہ پھر مزید خراب ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا۔ دوسرے کو حقیر نہ سمجھو، کم نہ سمجھو۔ ہر انسان کی عزت ہے اور ہر شخص کا فرض ہے کہ دوسرے کی عزت کرے۔ جب ایک دوسرے کے لئے یہ عزتیں قائم ہوں گی، دلوں میں جب ایک دوسرے کے لئے احترام پیدا ہوگا تو محبت پیدا ہوگی اور جب محبت پیدا ہوگی تو معاشرے میں امن اور پیار کی فضا پیدا ہوگی۔ پس یہ کام ہیں جو لجنہ نے کرنے ہیں۔

پھر فرمایا حسد نہ کرو۔ حسد بھی ایک بہت بڑی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حسد سے بچنے کے لئے دعا سکھائی ہے۔ بعض دفعہ آپس میں حسد ہو جاتا ہے کہ فلاں عہدیدار بن گئی ہے، میں عہدیدار بننے کی زیادہ حقدار تھی۔ فلاں کے حالات بہتر ہو گئے، اس سے حسد شروع ہو گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی پہ فضل کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اگر مانگنا ہے تو آپ اس سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ بھی فضل نازل فرمائے۔ جماعت میں عہدوں کی تو خواہش ویسے ہی نہیں ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا کہ جو عہدہ کی خواہش کرتا ہے اس کو آئندہ کبھی عہدہ ہی نہ دو۔ پس اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر فضول خرچی ہے اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج کل یہ جو اتنا Economic Crisis آیا ہوا ہے اس کی ایک وجہ فضول خرچی بھی ہے۔ کریڈٹ کارڈ جو ان ملکوں میں مل جاتے ہیں

اس کی وجہ سے اس حد تک فضول خرچی کرتے چلے جاتے ہیں کہ پتا ہی نہیں لگتا۔ اپنے کریڈٹ کارڈ کی Limits سے بھی آگے چلے جاتے ہیں۔ پھر اس کی Payment نہیں ہوتی۔ پھر اس کے اوپر Interest بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہی خرچ جو سو پونڈ کا ہے وہ بعض دفعہ دوسو پونڈ پہ پہنچ جاتا ہے۔ تو یہ جو آسان پیسہ ملنا ہے اس کی وجہ سے یہ فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔......

پھر لغو باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ...... (المومنون:4) کہ لغو باتیں کہیں سے سنو تو پہلو بچا کے وہاں سے گزر جاؤ۔ بجائے اس کے کہ وہاں بیٹھ کے دلچسپی لو اور باتوں کے چسکے لو کیونکہ اس سے پھر تمہیں بھی مزید باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ پھر جن کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں گی ان تک جب خبر پہنچے گی کہ فلاں مجلس میں فلاں فلاں باتیں تمہارے خلاف ہو رہی تھیں اور اس میں یہ یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے دل میں چاہے تم اس گفتگو میں حصہ لو یا نہ لو لیکن وہاں بیٹھنے کی وجہ سے، بہرحال دوسرے کے دل میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ یہ بھی میرے خلاف بات کر رہا تھا۔ وہی دوست جو ہے وہ دشمن ہو جاتا ہے۔ دوستیاں دشمنی میں بدل جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لغویات ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرو۔

پھر یہ کہ بغیر علم کے کسی بات کو نہ کرو۔ جس بات کا علم نہیں ہے، جب تک پوری تسلی نہ ہو، افواہیں نہیں پھیلانی چاہئیں۔ بلاوجہ کی آپس میں افواہیں پھیلا دی جاتی ہیں کہ فلاں نے یہ کہا اور آخر میں جب بات پہنچتی ہے تو پتا لگتا ہے کہ حقیقت میں کچھ تھا ہی نہیں۔

پھر غیبت ہے، پیچھے برائیاں کرنے کی عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اس کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔

پھر جھوٹ ہے۔ ابھی لجنہ نے عہد کیا، ناصرات نے عہد کیا، ان دونوں عہدوں میں ایک چیز تو بہرحال مشترک ہے کہ میں ہمیشہ سچائی پر قائم رہوں گی، سچائی سے کبھی پرے نہیں ہٹوں گی۔ تو اس کو اختیار کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ سچ بولوں گی۔ اس کے لئے پھر جائزے لینے ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہیں کرنی جو سچائی سے پرے ہو۔ قول سدید ہے۔ یعنی ایسی بات نہ ہو جس سے ہلکا سا بھی شبہ اور شک پڑتا ہو کہ اس میں جھوٹ کی ملونی ہے۔ یا کوئی ایسی بات ہو جس کے دو مطلب نکلتے ہوں۔ ہمیشہ ایسی سچی بات ایک احمدی کو کہنی چاہئے جس میں ذرا سی بھی کسی قسم کے ابہام کی اور جھوٹ کی ملونی نہ ہو۔

پھر خیانت ہے۔ یہ ایک بہت بڑی برائی ہے۔ جو عہدیدار ہیں ان کا اپنے عہدوں کا صحیح استعمال نہ کرنا، یہ خیانت ہے۔ راز کو راز نہ رکھنا، یہ خیانت ہے۔ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں کسی کے متعلق بات سن کے اس کو آگے پھیلا دینا، یہ خیانت ہے۔ باریکی میں جا کر اگر اپنے جائزے لیں تو تمام برائیوں سے پاک ہونے کی جب ہم کوشش کریں گے تو ایک ایسا حسین معاشرہ ابھر کر سامنے آئے گا جس میں ہر طرف پیار اور محبت بکھری ہوگی۔ تمام لڑائیاں اور رنجشیں ختم ہو چکی ہوں گی۔ پس یہ خوبیاں ہیں جو ہم نے اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔ جب اس طرح ہم کریں گے تبھی ہم امانت کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے، جو ہمارے سپرد کی گئی ہیں۔ اور پھر یہی باتیں جو ہیں وہ ایمان میں بھی کامل کرتی ہیں۔ اور ایمان کامل ہوگا تو تبھی آپ حقیقی باندیاں اور لونڈیاں کہلائیں گی، تبھی اللہ تعالیٰ کی حقیقی لجنہ کہلائیں گی۔

اب ہر ایک اپنے جائزے لیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کی باندیاں بننا چاہتی ہیں یا دنیا کی باندیاں بننا چاہتی ہیں۔ فلاح انہی کو ملنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ کی باندیاں بنیں گی۔ کامیاب وہی ہونے والیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی باندیاں بنیں گی۔ پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کو اپنائیں اور معاشرے کے رعب سے بچیں۔ معاشرے کے ہر عیب سے بچیں۔ اپنے لباسوں کا بھی خیال رکھیں۔ اپنے تقدس کا بھی خیال رکھیں۔ اپنے اخلاق کا بھی خیال رکھیں۔ اپنی عبادتوں کا بھی خیال رکھیں۔ تبھی آپ حقیقی باندیاں بننے والی ہوں گی تبھی آپ حقیقی لجنہ کہلانے والی ہوں گی اور کبھی بھی اس معاشرے کے رعب میں نہ آئیں۔ کسی بھی قسم کا Complex کسی میں نہیں ہونا چاہئے کہ یہ لوگ پڑھے لکھے ہیں تو پتا نہیں شاید صحیح بات کر رہے ہوں۔ یہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ یہ جاہل لوگ ہیں۔ ایک طرف ان کی ایک آنکھ تو دنیا کی ترقی کی طرف جا رہی ہے۔ لیکن دوسری آنکھ اندھی ہے جو خدا سے دور کر رہی ہے۔ چاہے وہ دنیادار ایشیا میں رہنے والا ہو یا یورپ میں رہنے والا ہو یا افریقہ میں رہنے والا ہو یا امریکہ میں رہنے والا۔ ہر دنیادار جو ہے اس کی ایک آنکھ اندھی ہے اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود اسی لئے آئے تھے کہ آپ نے ایشیا کے لوگوں کو بھی صحیح راستے پہ چلانا تھا۔ یورپ کے لوگوں کو بھی صحیح راستے پہ چلانا تھا۔ افریقہ کے لوگوں کو بھی صحیح رستے پہ چلانا تھا، جزائر کے لوگوں کو بھی صحیح رستے پہ چلانا تھا اور آپ نے جو تنبیہ کی ہے وہ یہی کی ہے کہ اگر تم لوگ صحیح رستے پہ نہیں آئے تو نہ ایشیا محفوظ رہے گا، نہ یورپ محفوظ رہے گا، نہ جزائر کے رہنے والے محفوظ رہیں گے۔

پس ہم جو (-) ہیں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کریں اور اپنے معاشرے کو بھی محفوظ کریں۔ لوگوں کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں اور برائیوں سے روکیں۔ تبھی ہم حقیقی لجنہ کہلانے والی بن سکیں گی۔ کسی رعب میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت مسیح موعود کو بھی الہام فرمایا ہے: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ کہ تمہاری رعب سے مدد کی گئی ہے۔ آپ کہیں چلے جائیں ہر جگہ ایک احمدی کا رعب ہے۔ بڑے بڑے لوگ مجھے خط لکھتے ہیں۔ واقعات سناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن میں نیکیاں ہیں وہ کبھی دنیا داروں سے نہیں ڈرے اور باوجود دنیاوی لحاظ سے کم حیثیت ہونے کے دنیا داران کے آگے جھکے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی احمدی بننے کی وجہ سے ان کو ایک رعب عطا کیا ہوا ہے۔

پس کسی بھی قسم کے احساس کمتری یا Complex کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بہترین (-) ہیں اور آپ نے ہی اس زمانے میں دنیا کی تربیت کرنی ہے اور دنیا کی صحیح رہنمائی کرنی ہے۔ جو تعلیم قرآن کریم میں ہمیں دی گئی ہے وہ دنیا کی بہترین تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نعمت میں نے تم پہ تمام کر دی ہے۔ یہ ایسا دین ہے جس میں ہر قسم کے احکامات آ چکے ہیں اور کامل ہو چکا ہے۔ جب کامل دین کی آپ علمبردار ہیں یا کم از کم دعویٰ کرنے والی ہیں تو پھر کسی قسم کے احساس کمتری کی کیا ضرورت ہے؟ پس اپنے جائزے لیں اور خالص ہو کر دین کے لئے اپنے ایمان کو مضبوط کرتی چلی جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والی بنیں۔ اپنے اعمال کی حفاظت کرنے والی بنیں۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے والی بنیں اور خلافت سے سچا اور حقیقی تعلق جوڑنے والی بنیں۔ کیونکہ جب تک خلافت کی اکائی کے ساتھ آپ جڑی رہیں گی دنیا کی کوئی مصیبت اور آفت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پس اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنے ایمانوں میں پختگی اختیار کرتی چلی جائیں۔ اس سال میں اپنے نئے ٹارگٹ قائم کریں یا ٹارگٹ بنائیں جو عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ (دعوت الی اللہ) کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ علم میں بڑھنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ اپنی اصلاح کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کی بھی حتی المقدور کوشش کرنے والی ہوں اور خلافت سے وفا کے تعلق میں بھی بڑھتی چلی جانے والی ہوں۔ یہی باتیں اپنی نسلوں میں بھی قائم کریں۔ یہ تو حقیقی بات ہے، لکھی ہوئی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ وعدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت نے غالب آنا ہے۔ اگر ان باتوں سے حصہ لینا ہے، ان چیزوں سے فیض پانا ہے، ان وعدوں کو اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھنا ہے جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ مقدر ہیں تو اپنی حالتوں کے جائزے لیتے ہوئے ان تمام نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

ترقی تو (-) جماعت کی نہیں رکنی جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی کمزوریاں بدقسمتی سے انہیں ان ترقیات کا حصہ بننے سے نہ روک دیں۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ اپنے جائزے لینے کا مقام ہے۔ ہم جب نئی صدی میں خلافت کے ساتھ عہد کے ساتھ داخل ہوئے ہیں تو پھر نئے عہد کو نبھانے کے لئے ایک نئے عزم کی بھی ضرورت ہے جس کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور احمدی عورت کو دوسروں سے بڑھ کر اس میں کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہے یا اپنے مقامات میں بودوباش رکھتے ہیں''۔ یا کہیں اور بھی رہنے والے جو بھی ہیں۔ ''اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں'' یعنی جس کا میرے ساتھ بیعت کا تعلق ہے اور اس نے مجھے مانا ہے ''اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی'' یعنی اس کے چال چلن بھی اچھے ہوں۔ اس کے عمل اچھے ہوں اور اس کی حرکات بھی اچھی ہوں اور نیک ہوں، اور نیک سوچنے والی ہو اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ فرمایا کہ ''تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں''۔ دکھ نہ دیں۔ ''وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی''، یعنی گناہ ''اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں''۔ یعنی ہر قسم کے جرم اور جو نہ کرنے والی باتیں ہیں اور نہ کہنے والی باتیں ہیں ان سے بچیں، اور اپنے نفس کے جو جذبات ہیں ان کو کنٹرول میں رکھیں۔ ''اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں''۔ اللہ تعالیٰ کے وہ بندے ہو جائیں جن کے دل پاک ہوتے ہیں، جن کے دلوں میں کوئی شر نہیں ہوتا۔ کسی کو نقصان پہنچانا نہیں چاہتے۔ اور ایسے ہوں عاجزی اور انکساری ہو، دوسروں کی خدمت کرنے والے ہوں، ''اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے'' (اشتہار مورخہ 29 مئی 1898ء مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 46-47 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور ایسے ہو جائیں کہ سوال ہی پیدا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کبھی اس کے دل میں پیدا ہو جو دوسرے کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک ان نصائح پر عمل کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ حضرت مسیح موعود نے جو معیار ہمارے لئے قائم فرمائے ہیں، ان پر چلنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے کہ ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اب دعا کر لیں۔

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر120361میں Huma Mrza

زوجہ Mrza Nasir Ahmad قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bartania ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے کس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1:Jewellery Gold 44Tola Pound Sterling 2112000,2: Haq Mahr Pound Sterling 5000۔ اس وقت مجھے مبلغ 190 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Huma Mirza گواہ شد نمبر1۔ Kashif Mehmood Ahmad S/O Abdul Fashid Ahmad گواہ شد نمبر2۔ C.A. Mahmood

مسل نمبر120362میں Anjum Firdous

زوجہ Mirza Muhammad Baigh قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن London ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے کس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔1:Jewellery Gold 6Tola Pound Sterling 1800۔ اس وقت مجھے مبلغ 240 Pound Sterling ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Anjum Firdous گواہ شد نمبر1۔ Kasir Mehmood ahmad S.O Abdul Rashid A گواہ شد نمبر2۔ C.A. Mahmood۔

مسل نمبر120363میں Vardah Mahmood

بنت Tahir Mahmood قوم ...... پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Surry ضلع و ملک United Kindom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50Pound Sterling ۔ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Vardah Mahmood گواہ شد نمبر1۔ Kashif Mehmood Khan S/O A. Rashid گواہ شد نمبر2 ۔ C.A. Mahmood S/O Ch. Abdul Khaliq۔

مسل نمبر120364میں Kiran Salman

زوجہ Salman Ahmad قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Surrey ضلع و ملک united kingom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے کس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1:Jewellry Gold 5Tola Pound Sterling 1500, 2:Haq Mahr Pound Sterling 6000۔ اس وقت مجھے مبلغ 150 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Kiran Salman گواہ شد نمبر1۔ Khurshid Ahmed Syed S/O Syed Bashir Ahmed گواہ شد نمبر2۔ Ch. Mahmood S/O Ch. Abdul Khaliq

مسل نمبر120365میں Shaukat Mubarak

زوجہ Muhammad Mubarak قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Addlwstone ضلع و ملک United kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے کس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1:Jewellery Gold 25Tola Pound Sterling 7500۔ اس وقت مجھے مبلغ 150Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Shaukat Mubarak گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Mubarak S/O Ch. Rashid Ahmad گواہ شد نمبر2۔ C.A. Mahmood۔

مسل نمبر120366میں Urwa Arif

بنت Rafiq Ahmad Arif قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50Pound sterling ۔ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Urwa Arif گواہ شد نمبر1۔ Rafiq Ahmad S/O Arif Latif Ahmad گواہ شد نمبر2 ۔ Hussain Afzal Khan S/O Muhammad Afzal۔

مسل نمبر120367میں Sibgha Nadia Arif

بنت Rafiq Ahmad Arif قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Carshalton ضلع و ملک United Kingom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50Pound Sterling ۔ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sibgha Nadia Arif گواہ شد نمبر1۔ Hussain Afzal Khan S/O Muhammad Afzal گواہ شد نمبر2 ۔ Rafiq Ahmad Arif S/O Latif Ahmad Arif۔

مسل نمبر120368میں Lubna Arif

بنت Rafiq Ahmad Arif قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Carshalton ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 Pound Sterling ۔ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Lubna Arif گواہ شد نمبر1۔ Afzal Khan S/O Muhammed Hussain Arif گواہ شد نمبر2 ۔ Rafiq Ahmad Arif S/O Latif Ahmad Arif۔

مسل نمبر120369میں Hania Mubarak

بنت Mohammad Mubarik قوم ...... پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Surrey ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 Pound Sterling ۔ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Hania Mubarik گواہ شد نمبر1۔ Mohammad Mubarik S/O Ch Rashid Ahmad گواہ شد نمبر2 ۔ C.A. Mahmood S/O Ch Abdul Khaliq

مسل نمبر120370میں Ferhan Aaftab

ولد Nazar Hussain Aaftab قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ...... ضلع و ملک United Kindom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Pound Sterling ماہوار بصورت Pocket M مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Farhan Aaftab گواہ شد نمبر1۔ Mobashir Mahmood S/O Mobashir Ahmad گواہ شد نمبر2۔ Malik Mubashar Ahmad S/O Malik Muzaffra

مسل نمبر120371میں Salman Hameed

ولد Hameed Ahmad قوم ...... پیشہ الیکٹریکل انجینئر عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Surrey ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 Pound Sterling ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Salman Hameed گواہ شد نمبر1۔ Khurshid Ahmad Syed S/O Basir Ahmad Syed گواہ شد نمبر2 C.A. Mahmood S/O Ch Abdul Khaliq

مسل نمبر120372میں Fatoumata BK Sonko

بنت Kemo O Sonko قوم ...... پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Abulco ضلع و ملک The Gambia بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30 مارچ 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Dalasi ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Fatoumata BK Sonko گواہ شد نمبر1۔ Demba Kandeh S/O Batc Kandeh گواہ شد نمبر2 ۔ Tahie Ahmad Touray S/O atang Ismaila

ضروری اطلاع
ربوہ سے لاہور (کوسٹر سروس) کرایہ -/300
روانگی ربوہ بس سٹاپ سے سہ پہر 3 بجے
واپسی صبح 10 بجے (نیازی اڈا 87 گروپ)
ایڈوانس بکنگ رابطہ
ربوہ لائنرز مین بس سٹاپ ربوہ
فون نمبرز 0345-787-4222 047-621-4222

بقیہ از صفحہ 2: خطبات امام

سے ماں باپ اپنی بیٹیوں کو دوسری برادری اور ذات میں بیاہنے نہیں دیتے یہ سب جاہلانہ باتیں ہیں۔ ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئی کہ میرا باپ میرا رشتہ فلاں مالدار شخص سے کر رہا ہے۔ عام طورر پر غیر دین دار لڑکی ہوتو وہ کہے کہ بڑی اچھی بات ہے کہ میں اس کے مال سے فائدہ اٹھاؤں گی لیکن بہادر لڑکی کہنے لگی کہ فلاں مالدار شخص سے میرا رشتہ کر رہا ہے لیکن میں پسند نہیں کرتی۔ ایک تو مجھے وہ شخص پسند نہیں ہے دوسرے میرا باپ جس معیار پر میری شادی اس سے کرنا چاہتا ہے وہ صرف اس کا مال ہے گویا کہ وہ مجھے اس مالدار شخص کے ہاتھ بیچ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا تو آزاد ہے کوئی تجھ پر جبر نہیں کرسکتا جو چاہے کر اس بچی نے عرض کیا کہ میں اپنے باپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی اس سے بھی میرا تعلق ہے میں تو صرف یہ چاہتی تھی کہ آپ سے فیصلہ کروا کر ہمیشہ کے لئے عورت کا حق قائم کرنا چاہتی ہوں اب حق قائم ہو گیا اب خواہ مجھے تکلیف پہنچے میں باپ کی خاطر اس قربانی کے لئے تیار ہوں۔

س: حضرت مسیح موعود کے پردہ کے حوالہ سے دو اقتباس درج کریں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''قرآن مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غضِ بصر کریں۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں، تو محفوظ رہیں گے۔ یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھ۔ افسوس کی بات ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے؟ نظر ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ اُن لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں اُن کو معلوم ہوگا کہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کیے جاتے ہیں۔ (دینی) پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی اُمور کے لیے پڑے، اُن کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے، وہ بیشک جائیں، لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ مساوات کے لیے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ اُن کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ (دین حق) نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ (دین حق) شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔''

(ڈائری حضرت مسیح موعود 28 دسمبر 1899ء)

''یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا اُن کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے اُن کی عِفّت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو اُن کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجود کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہوگا۔''

(ڈائری حضرت مسیح موعود 21۔اگست 1904ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 15/اکتوبر

طلوع فجر	4:50
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:39

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

وردہ فیبرکس ڈیزائن 2015-16
کھدر ہی کھدر۔ کاٹن ہی کاٹن۔ لیلن ہی لیلن بوتیک ہی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

اعلیٰ کوالٹی
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
مناسب دام
اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور
مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 03356749171,03356749172

E-Soft کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ ٹیوشن سینٹر (صرف لیڈیز کیلئے)
کلاسز: شام 3 سے 6 بجے
ٹیوشن کلاسز کی تفصیل
نظارت تعلیم سے منظور شدہ
میٹرک (فیصل آباد بورڈ + آغا خان بورڈ) سائنس subjects، انگلش، کمپیوٹر، Maths(Gen/Sci)
انٹرمیڈیٹ (فیصل آباد بورڈ + آغا خان بورڈ) فزکس، کیمسٹری، بائیولوجی۔ انگلش، کمپیوٹر، Maths
ICS کمپیوٹر لیب میں ++C لینگوئج اور کمپیوٹر کی پریکٹیکل کاپی کے تمام پریکٹیکل کروائے جاتے ہیں۔
☆ آرام دہ اور باپردہ ماحول ☆ کوالیفائیڈ لیڈی ٹیچرز ☆ جدید کمپیوٹر لیب ☆ ups/جنریٹر اور انٹرنیٹ کی فری سہولیات
☆ 3 اور 3 سے زیادہ مضامین پڑھنے پر شاندار ڈسکاؤنٹ پیکجز
ابھی رابطہ کریں: وڑائچ ہاؤس۔ مکان نمبر 24۔ گلی نمبر 6۔ رحمٰن کالونی ربوہ۔ 0333-8037010,03367063487